جلد ۱ — مورخہ ۴۔ اپریل ۱۹۱۴ء مطابق ۷۔ جمادی الاول ۱۳۳۳ ہجری علی صاحبہا التحیۃ والسلام — نمبر ۴۲ (الف)

اعلان

جب انسان صداقت کے انکار کے لئے کھڑا ہوجاتا ہے۔ تو اس سے بہت سی غلط بیانیاں بھی ہوجاتی ہیں۔ خان محمد عجب خان صاحب تحصیلدار کا ایک مکالمہ پیغام میں چھپا ہے۔ میں اس کو دیکھ کر دو نتیجوں میں سے ایک پر پہنچا ہوں۔ یا تو خانصاحب نے دانستہ یا نادانستہ پیغام صلح کو غلط واقعات بہم پہنچائے ہیں۔ یا پیغام کے سٹاف نے اپنی طرف سے ان کے بیان میں کمی وزیادتی کردی ہے۔

اول تو کئی گھنٹے کی مسلسل گفتگو (خصوصاً جو ایک عظیم الشان قومی معاملہ کی نسبت تھی۔ اور جس میں ذرا سی غلطی ہوجانے پر بھی قوم میں عظیم الشان تفرقہ کا خطرہ ہوسکتا تھا) کا اسطرح شائع کردینا کہ فریق ثانی کو بالکل دکھائی ہی نہ جائے۔ حد درجہ کی جرأت معلوم ہوتی ہے جسکی اجازت خانصاحب ہی کا دل دیسکتا ہوگا ایسے وقت میں جبکہ جماعت میں نہایت گھبراہٹ اور کرب کے آثار پائے جاتے تھے خانصاحب نے گرتی ہوئی قوم کو ایک اَور دھکا دیا ہے۔ اور میں جرأت سے کہہ سکتا ہوں کہ خانصاحب نے اس مکالمہ میں دانستہ یا نادانستہ بہت کچھ تغیر وتبدل کیا ہے اور اگر خانصاحب کی یہ کاروائی تقویٰ وطہارت کی بناء پر تھی اور ان کا دل اسبات پر مطمئن ہے کہ انکی یہ کاروائی اللہ کی رضاء کے ماتحت ہے اور کسی قسم کی غلط بیانی سے انہوں نے کام نہیں لیا گیا تو میں انکو اس شہادت حقہ کیطرف بلاتا ہوں کہ وہ اسی رنگ میں قسم کھاکر جس کا بیان حضرت مسیح موعود نے تریاق القلوب میں بیان فرمایا ہے یہ بیان شائع کریں کہ اس مکالمہ میں میں نے اپنی طرف سے کوئی زیادتی نہیں کی اور وہی الفاظ یہاں لکھے ہیں جو اسوقت فریقین کی مونہہ سے نکلے یا کم از کم وہی مفہوم ادا کیا گیا ہے جو فریقین کے الفاظ سے پایا جاتا تھا۔ اگر وہ اس قسم کا بیان شائع کرینگے تو یقیناً اللہ تعالیٰ انکے ذریعہ بہتوں کی ہدایت کا سامان کردیگا اور اگر وہ ایسا نہ کریں تو کسی انصاف پسند انسان کا حق نہیں ہوگا کہ وہ انکے بیان کو سچا سمجھے ورنہ وہ خداتعالیٰ کے حضور میں جوابدہ ہوگا۔ اگر خانصاحب نے نیک نیتی سے یہ مکالمہ شائع کیا اور انکو یقین ہے کہ انھوں نے غلط واقعات بیان نہیں کئے تو میں نہیں سمجھتا۔ کہ اس قسم کا حلفیہ بیان کرنے میں انہیں کیا عذر ہوسکتا ہے جبکہ انکے اس فعل سے جماعت کے ایک کثیر حصہ کو ہدایت ہوسکتی ہے تو ان کا اسمیں کیا حرج ہے۔ میں انکے مکالمہ کو پڑھ کر اس نتیجہ پر پہنچا ہوں کہ اس مکالمہ میں بہت سی باتیں ایسے رنگ میں بیان ہوئی ہیں کہ ان کا مطلب بالکل خبط ہوگیا ہے۔ اور بہت جگہ پر انھوں نے اپنی طرف سے زاید باتیں شامل کردی ہیں۔ میری گفتگو کو بہت جگہ پر چھوڑ دیا گیا ہے۔ اور پھر سے فقرات میری طرف منسوب کئے گئے ہیں۔ میں ان کے شایع کردہ بیان سے قطعی طور پر انکار کرتا ہوں۔ اور تمام جماعت کو اسبات کی اطلاع دیتا ہوں کہ اس میں بہت سی غلط بیانیوں سے دانستہ یا نادانستہ کام لیا گیا ہے جو لوگ میری واقف ہیں۔ جنھوں نے میری تحریروں کو پڑھا ہے جن کو مجھ سے باتیں کرنے کا موقع ملا ہے وہ جانتے ہیں کہ جس قسم کے جوابات انھوں نے میری طرف منسوب کئے ہیں ایسے مختصر جواب دینے کا میں عادی نہیں ہوں خانصاحب نے اس وقت جس کے جواب دہ وہ خداتعالیٰ کے حضور ہونگے اور اگر وہ ایسی قسم کھاکر جو لعنۃ اللہ علی الکاذبین کے ساتھ موکد ہو اپنے اس بیان کی تصدیق شایع کرینگے تو ضرور حق وباطل میں فیصلہ ہوجائیگا اور اگر وہ ایسا نہ کریں یا پیام کی تردید نہ کریں تو میرا حق ہوگا کہ میں سمجھوں کہ انھوں نے ایک بناوٹی مکالمہ نادانستہ نہیں بلکہ دانستہ شایع کیا ہے گو مجھو خیال ہے کہ یا تو نادانستہ انکے قلم سے ایسی باتیں نکلی ہیں جو میں نے نہیں کہیں یا کسی اور نے اپنی طرف سے اسمیں زیادتی کرلی ہو اس اعلان کی ایک کاپی رجسٹری کراکے خانصاحب کے نام بھیجدی گئی ہے تاکہ وہ یہ عذر نہ پیش کریں کہ مجھو اس اعلان کی اطلاع نہیں ہوئی۔ خاکسار مرزا محمود احمد

ضیاء الاسلام پریس قادیان میں چھپ کر صاحبزادہ میرزا بشیر الدین محمود احمد صاحب پرنٹر و پروپرائٹر و پبلشر کے لئے شائع ہوا

بسم اللہ الرحمن الرحیم ۔ نحمدہٗ ونصلی علیٰ رسولہ الکریم

اشتہار

حضرت صاحبزادہ مرزا بشیر الدین محمود احمد صاحب کی خلافت کے متعلق حضرت اقدس مسیح موعود ومہدی معہود کی پیشگوئی کا بتاریخ ۱۴ مارچ ۱۹۱۴ء پورا ہونا

حضرت اقدس مسیح موعود ومہدی علیہ الصلوٰۃ والسلام سبز اشتہار مورخہ یکم دسمبر ۱۸۸۸ء کے صفحہ ۱۵ حاشیہ میں تحریر فرماتے ہیں۔ خدا تعالےٰ نے انزال رحمت اور روحانی برکت کے بخشنے کے لئے بڑے عظیم الشان دو طریقے ہیں۔

(۱) اول یہ کوئی مصیبت اور غم اندوہ نازل کرکے صبر کرنیوالوں پر بخشش اور رحمت کے دروازے کھولے جیسا کہ اس نے خود فرمایا ہے وبشر الصابرین الذین اذا اصابتھم مصیبۃ قالوا انا للہ وانا الیہ راجعون۔ اولئک علیھم صلوٰت من ربھم ورحمۃ واولئک ھم المھتدون الجزو نمبر ۲ یعنی ہماری یہی قدیم قدرت ہے کہ ہم مومنوں پر طرح طرح کی مصیبتیں ڈالا کرتے ہیں اور صبر کرنے والوں پر ہماری رحمت نازل ہوتی ہے اور کامیابی کی راہیں انہی پر کھولی جاتی ہیں جو صبر کرتے ہیں۔

(۲) دوسرا طریق انزال رحمت کا ارسال مرسلین ونبیین وائمہ واولیاء وخلفاء ہے تا انکی اقتدا وہدایت سے لوگ راہ راست پر آجائیں اور انکے نمونہ پر اپنے تئیں بنا کر نجات پاجائیں۔ سو خدا تعالےٰ نے چاہا کہ اس عاجز کی اولاد کے ذریعہ سے یہ دونوں شق ظہور میں آجائیں۔

پس اول اس نے قسم اول کے انزال رحمت کے لئے بشیر کو بھیجا تا بشر الصابرین کا سامان مومنوں کے لئے طیار کرے اپنی بشریت کا مفہوم پورا کرے سو وہ ہزاروں مومنوں کے لئے جو اسکی موت کے غم میں محض للہ شریک ہوئے بطور فرط کے ہوکر خدا تعالےٰ کی طرف سے انکا شفیع ٹھہر گیا۔ اور اندر ہی اندر بہت سی برکتیں انکو پہنچا گیا۔ . . . . اور دوسری قسم رحمت کی جو ابھی ہم نے بیان کی ہے اس کی تکمیل کے لئے خدا تعالیٰ **دوسرا بشیر** بھیجے گا۔ جیسا کہ بشیر اول کی موت سے پہلے ۱۰ جولائی ۱۸۸۸ء کے اشتہار میں اسکے بارے میں پیشگوئی کی گئی ہے اور خدا تعالےٰ نے اس عاجز پر ظاہر کیا کہ ایک دوسرا بشیر تمہیں دیا جائیگا جس کا نام محمود بھی ہے وہ اپنے کاموں میں اولوالعزم ہوگا یخلق اللہ ما یشاء

دس جولائی ۱۸۸۸ء کا اشتہار جس کا حوالہ اوپر کی تحریر میں حضرت اقدس نے دوسرے بشیر کی نسبت دیا ہے اسکے تتمہ کے صفحہ ۲ سطر ۳ میں اصل عبارت یہ ہے "ایک اور لڑکا ہونیکا قریب مدت تک وعدہ دیا جس کا نام محمود احمد ہوگا۔ اور وہ اپنے کاموں میں اولوالعزم نکلیگا۔"

ان دونوں مذکورہ بالا اشتہاروں سے معلوم ہوا کہ بشیر ثانی اور محمود احمد دونوں نام ایک ہی لڑکے کے ہیں یہ دونوں اشتہار حضرت **صاحبزادہ مرزا بشیر الدین محمود احمد صاحب کی** پیدائش سے پہلے کے ہیں پھر جب حضرت صاحبزادہ صاحب ممدوح پیدا ہوئے تو اسی دن اشتہار تکمیل تبلیغ مورخہ ۱۲ جنوری ۱۸۸۹ء کے صفحہ ۳ کے حاشیہ میں حضرت اقدس نے صاحبزادہ صاحب ممدوح کا نام بشیر اور محمود اور نیز بشیر الدین محمود رکھا۔ جب ان تینوں اشتہاروں کو ملا کر دیکھیں تو حضرت صاحبزادہ کا نام بشیر الدین محمود احمد ہوتا ہے

اب تمام تحریر مندرجہ بالا کا خلاصہ جس کے متعلق یہ اشتہار ہے دو سطروں میں یہ ہے۔ دوسرا طریق انزال رحمت کا ارسال خلفاء ہے سو خدا تعالیٰ نے چاہا کہ اس عاجز کی اولاد کے ذریعہ سے اس کو پورا کرے اسکی تکمیل کے لئے خدا تعالےٰ میرے لڑکے بشیر الدین محمود احمد کو بھیجیگا۔" اب اس خلاصہ کو پڑھو اور دوسری نظر ۱۴ مارچ ۱۹۱۴ء کے واقعہ پر ڈالو جس دن خدا تعالےٰ نے حضرت صاحبزادہ مرزا بشیر الدین محمود احمد صاحب فضل عمر کو خلیفہ ثانی بنایا تو ثابت ہوجائیگا۔ کہ حضرت اقدس کی پیشگوئی دربارہ خلافت حضرت صاحبزادہ صاحب ممدوح صاف طور پر پوری ہوگئی فالحمد للہ علیٰ ذالک (منظور محمد احمدی۔ قادیان دارالامان ۔۔ ۳۱ مارچ ۱۹۱۴ء)

حضرت مسیح موعود اور مولود مسعود

الحکم ۲۴ نومبر ۱۹۰۵ء صفحہ ۳۔ اور یہ ایک نشان نہیں بلکہ کئی نشانوں کا مجموعہ ہے اسلئے ضروری معلوم ہوتا ہے کہ خود اعلیٰ حضرت ہی کے الفاظ میں ان کا ذکر کیا جاوے وہو ہذا

عرصہ تخمیناً اٹھارہ برس کا ہوا ہے کہ مینے اللہ تعالےٰ سے الہام پاکر چند آدمیوں کو ہندوؤں اور مسلمانوں میں سے اس بات کی خبر دی کہ خدانے تجھے مخاطب کرکے فرمایا ہے کہ انا نبشرک بغلام حسین یعنی ہم تجھے ایک حسین لڑکے کی عطا کرنیکی خوشخبری دیتے ہیں میں نے یہ الہام ایک شخص حافظ نور احمد امرتسری کو . . . . اور نیز یہی الہام شیخ حامد علی کو جو میرے پاس رہتا تھا سنایا اور دو ہندوؤں یعنی شرمپت اور ملاوامل ساکنان قادیان کو بھی سنایا۔ اور لوگوں نے اس الہام سے تعجب کیا کیونکہ میری پہلی بیوی کو عرصہ بیس سال سے اولاد ہونی موقوف ہوچکی تھی۔ اور دوسری کوئی بیوی نہ تھی لیکن حافظ نور احمد نے کہا کہ خدا کی قدرت سے کیا تعجب کہ وہ لڑکا دیدے اس سے قریباً تین برس کے بعد جیسا کہ ابھی لکھتا ہوں۔ دہلی میں میری شادی ہوئی اور خدا نے وہ لڑکا بھی دیا اور تین اور عطا کئے صفحہ ۔ سو چونکہ خدا تعالےٰ کا وعدہ تھا کہ میری نسل میں سے ایک بڑی بنیاد حمایت اسلام کی ڈالیگا۔ اور اس میں سے وہ شخص پیدا کریگا۔ جو آسمانی روح اپنے اندر رکھتا ہوگا اسلئے اس نے پسند کیا کہ اس خاندان کی لڑکی میرے نکاح میں لاوے۔ اور اس سے وہ اولاد پیدا کرے۔ جوان نوروں کو جن کی میرے ہاتھ سے تخمریزی ہوئی ہے دنیا میں زیادہ پھیلاوے اور یہ ایک عجیب اتفاق ہے کہ جس طرح سادات کی دادی کا نام شہربانو تھا اسی طرح میری یہ بیوی جو آئندہ خاندان کی ماں ہوگی اسکا نام نصرت جہاں بیگم ہے یہ تفاول کے طور پر اسبات کی طرف اشارہ معلوم ہوتا ہے کہ خدا نے تمام جہان کی مدد کے لئے میرے آئندہ خاندان کی بنیاد ڈالی ہے یہ خدا تعالیٰ کی عادت ہے کہ کبھی ناموں میں بھی اسکی پیشگوئی مخفی ہوتی ہے سو اس میں وہ پیشگوئی مخفی ہے جس کی تصریح براہین احمدیہ صفحہ ۴۹۶ و صفحہ ۵۵۷ میں موجود ہے۔ اور یہ وہ الہام ہے سبحان اللہ تبارک وتعالیٰ زاد مجدک ینقطع اباءک ویبدء منک نصرت بالرعب واحییت یا الصدق ایھا الصدیق" جو لوگ حضرت مرزا غلام احمد مقبول بارگاہ احد کے مکذب اور منکر ہیں وہ ان نشانوں کو خدا ترس دل کے ساتھ دیکھیں کہ کس طرح اللہ تعالےٰ نے آپکی پیشگوئیوں کو پورا کیا کیا یہ جھوٹے کا کام ہے کہ کئی سال پہلے دنیا کے سامنے یہ دعوےٰ کرے کہ الحمد للہ الذی جعل لکم الصھر والنسب یعنی وہ خدا سچا خدا ہے جسنے تمہارا دامادی کا تعلق ایک شریف قوم سے جو سید تھی کیا اور خود تمہاری نسب کو شریف بنایا جو فارسی خاندان اور سادات سے معجون مرکب ہے اور لوگوں کو کہے مجھے اللہ تعالےٰ غلام حسین عطا کرنیکی خوشخبری دیتا ہے جو میرے ہاتھ سے تخمریزی کے کھیت کو ہرا بھرا کرے اور پھر اس دعوے کو سچا کرنیکے لئے اللہ تعالیٰ وہ سامان پیدا کردے جنکے پیدا ہونیکی بظاہر کوئی امید نہ تھی یعنے ایک شریف خاندان میں شادی ہو کر تمام جہان کی نصرت کے لئے وہ غلام حسین پیدا ہو اور اپنے باپ کے نوروں کو دنیا میں پھیلانا شروع کیا اور اس طرح بموجب الہام ویبدء منک کے اللہ تعالےٰ نے حضرت مسیح موعود کے خاندان کی بنیاد قائم کی جس

وہ آپکی صداقت اور منجانب اللہ ہونا روز روشن کی طرح ظاہر ہے حضور مغفور کے وہ دشمن اور بیگانے جو نعوذ باللہ آپکو کاذب اور کافر سمجھتے ہیں کچھ تو انصاف کریں کہ کبھی جھوٹے بھی اسکی بارگاہ میں یہ عزت حاصل کر سکتے ہیں کہ وہ اپنی طرف سے فریب اور جھوٹ کی بنا پر پیشگوئیاں کریں اور اللہ تعالیٰ ان میں اور انکی اولاد بلکہ در و دیوار میں وہ برکت کشش اور ڈالے کہ ایک دنیا کو انکی طرف جھکا دے ساتھ ہی ہم اپنے بھائیوں کو بھی ان پیشگوئیوں کی طرف توجہ دلاتے ہیں کہ کیا آپ کی قوت ایمانی اس بات کو قبول کر سکتی ہے کہ جس لڑکے کو اللہ تعالیٰ حسین کا لقب دے آپ اسے زشت اور قبیح قرار دیں آپکا امام تو یہ فرمائے کہ میرے نور ود کا وارث ہو کر میرے لگائے ہوئے پودوں کی حفاظت کریگا مگر آپ ہیں کہ بلند آواز سے کہہ رہے ہیں کہ اسنے تفرقہ کا تبر لیکر احمدی باغ کو ویران کر دیا وہ پاک امام اور خدا کا برگزیدہ جس نے بڑی دعا اور زاری کیساتھ اللہ تعالیٰ سے وہ اولاد مانگی جو تمام جہان کی مدد کے لئے اسکے خاندان کی بنیاد قائم کرے آپ ان دعاؤں کا اثر یہ بتاتے ہیں کہ شاید کسی زمانہ میں یہ بات ہو فی الحال تو بسم اللہ ہی غلط اور بنیاد کی پہلی اینٹ ہی کجی اور ٹیڑھی رکھی گئی آپکے پیارے مہدی و مسیح جنکی پیشگوئیوں کی تکذیب پر آگے ہی کئی قومیں کمربستہ ہیں آپ کی والدہ کے تمام سے نصرت کا فال لیں اور آپ لوگوں کے نزدیک بجائے نصرت کے یہ خاندان سلسلہ کی ترقی کے راہ میں روک ثابت ہوا جب پہلے سے سنگ کا یہی مطلب ہے کہ کیا کرایا سب برباد تو آپکی موہومہ ترقی کو کون مانیگا کیا اس دار الامان میں یہ ممکن ہے کہ اسلامی ترقی کو ہلاک کرنیکے لئے وبا پھوٹ پڑے جو اسکو چھوڑ لاہور سیالکوٹ شملہ میں پناہ لینی پڑے ہماری مخالف یہ نہ خیال کریں کہ جناب مسیح موعود اور حضرت خلیفۃ المسیح کی دعاؤں میں کچھ اثر نہ تھا جو انکا جانشین بقول بعض احمدیوں کے انکی منشاء کے برخلاف خود ہی وارث بن بیٹھا ہے نہیں ہرگز ہرگز نہیں اسکو اللہ تعالیٰ نے اپنے وعدہ کے مطابق آپ خلیفہ بنایا اور ہمارے اس اختلاف سے اس امر کو ثابت کرنا تھا کہ خلیفہ بنانا میرا کام ہے

کرمداد ازدو المیال جہلم

سلہ ذکریاہ ۱۴ باب میں مذکور ہے . . . . . اور اسی دن یوں ہوگا کہ جیتا پانی یروشلم سے جاری ہوگا . . . . یروشلم سے مراد بیت المقدس نہیں بلکہ وہ مقام ہے جس سے دین کے زندہ کرنے کی لئے الٰہی تعلیم کا چشمہ جوش مارے گا۔ اور وہ قادیان ہے جو خدا کی نظر میں دار الامان ہے (نزول المسیح صفحہ ۲۲۸) افسوس ان پر جو اس چشمہ کو خشک سمجھ کر محروم ہو رہے ہیں ◆

انجمن اور خلیفہ کی بحث اور خلیفۃ المسیح کا فیصلہ

"حضرت خلیفۃ المسیح کے جملہ احکام کو خواہ وہ مسائل کے بارے میں ہوں یا کسی اور بارہ میں سب لوگوں کے لئے ماننا ضروری قرار دیا گیا جنہوں نے آپکے ہاتھ پر بیعت کی" (ٹریکٹ مولوی محمد علی)

جنوری ۱۹۰۹ء کی بات ہے کہ حضرت خلیفۃ المسیح سے ایک شخص نے چند سوالات پوچھے حضرت خلیفۃ المسیح نے چند احباب کو انکے جوابات دینے کی تحریک کی اور چالیس منتخب آدمیوں کو قادیان بلایا پھر وہ تعداد اور بڑھتی گئی ہمارے ان گرامیقدر بزرگان سلسلہ نے جو آج منکرین خلافت کی ذیل میں ہیں ان سوالات کے جو جواب دیئے وہ انہیں معلوم ہونگے اور اگر وہ کبھی انکار کرینگے تو ہم بتا دینگے انشاء اللہ العزیز۔ بہر حال اسوقت بڑا جوش قوم میں پیدا کیا گیا اور ایڈیٹر الحکم کے خلاف اسوقت بھی لوگوں کو اکسایا گیا کسی کو کہا کہ وہ خفیہ پولیس کا ممبر ہے کسی کو کہا گورنمنٹ نے اسے قوم میں تفرقہ ڈالنے پر مقرر کیا ہے اور کبھی کہا کہ انجمن کا روپیہ اپنے ہاتھ میں لینا چاہتا ہے بہر حال اسوقت ایڈیٹر الحکم کا ڈیفنس یہاں مقصود نہیں بلکہ کسی قدر واقعات کا ذکر کرنا ہے ایک ٹراجمع قادیان میں ہوا اس سے پہلے لاہور میں ایک مخفی جلسہ کیا گیا لاہوری جماعت کے معززین کو ہم شہادت میں پیش کرینگے اگر ضرورت پڑی کہ اس جلسہ کی بناوٹ کیا تھی غرض آخر ۳۱ جنوری ۱۹۰۹ء کو مسجد مبارک کی چھت پر حضرت خلیفۃ المسیح نے ایک تقریر کی اور اس تقریر کے بعد خواجہ کمال الدین اور مولوی محمد علی صاحب اور شیخ یعقوب علی صاحب کو مکرر بیعت لئے حکم دیا گیا اور انہوں نے بیعت کی خواجہ کمال الدین صاحب اور مولوی صاحب کی اس مسئلہ میں کیا پوزیشن تھی وہ خود ظاہر کر سکتے ہیں مگر ایڈیٹر الحکم کی پوزیشن یہ تھی کہ خلیفہ انجمن اور تمام قوم کا مطاع ہے اور اسکا فیصلہ ناطق اور قول فیصل ہے اسی لئے اس جلسہ میں شامل ہونیوالوں کو معلوم ہے کہ دوبارہ بیعت کرنیکے بعد کو خوش تھا اور کس نے کہا کہ ہماری ہی جنرقی ہوئی یہ عزت اور بے عزتی کا سوال اسی وقت سے ساتھ ہے۔

حضرت خلیفۃ المسیح کی وہ تقریر ہمارے پاس محفوظ ہے اور اسکو محض اسی خیال سے شائع نہیں کیا گیا کہ ان برادران گرامیقدر کے حسنات کا خیال تھا ایسا ہی ۱۹۱۳ء کے وہ نصائح بھی ہمارے پاس موجود ہیں جو ڈاکٹر صاحبان کو حضرت خلیفۃ المسیح نے فرمائی تھیں انہیں بھی یاد ہونگی بہتر ہے وہ خود انہیں شائع کر دیں یا پھر اگر ضرورت محسوس ہوئی تو انہیں بیباک کہنا پڑیگا اسی قسم کی تقریر ہے جو بزرگ ہمیشہ کہا کرتے تھے کہ خلیفۃ المسیح کو ہم سے ناراض کر دیا جاتا ہے یہ حسن ظن تھا حضرت خلیفۃ المسیح پر۔ غرض اس تقریر میں حضرت خلیفۃ المسیح نے اس سوال پر روشنی ڈالی ہے ان لفظوں کو غور سے سنو اور ٹھنڈے دل سے ان پر فکر کرو اپنے دلوں سے کینے نکال کر پڑھو۔

آیندہ خلیفہ کے متعلق بحث ہے	ان سوالات کے جواب دیتے ہوئے بعض بزرگوں نے کہا کہ آپ کے مستثنے ہیں بحث آیندہ خلیفہ کے متعلق ہے آپ فرمایا

یہاں تک تو ایمان رہ گئی ہے کہ موجودہ خلیفہ اچھا ہے یہ مستثنے ہے اسکے متعلق بحث نہیں کرتے پھر آگے چلائیکی کیا ضرورت تھی پھر بحث اسی کی ہے جو آیندہ ہو۔ آیندہ پیدا ہونیوالا تو شاید لاکھ گنا بہتر ہوگا

انجمن کے حقوق خلیفہ کے مقابل	حضرت خلیفۃ المسیح نے کسی شخص کے جوابات پر ریویو کرتے ہوئے فرمایا "پھر خلیفہ کو دبایا ہے کہ بانی سلسلہ نے صدر انجمن

کو دبایا ہے خلیفہ اسکے ماتحت اور اتباع کا بنایا ہوا ہے صدر انجمن ٹوٹی تو یہ خود ٹوٹ گیا انجمن محافظ و مالک ہے خلیفہ کسی چیز کا مالک نہیں انجمن کا فیصلہ قطعی ہے خلیفہ کا فیصلہ قطعی نہیں یہ جواب ہیں واقعہ میں کسی نے دیئے ہیں یا افترا باندھا ہے اسکو جواب الجواب کرتا ہوں ایسی خبر بھی ہے کہ بیعت کے دوسرے روز یا تیسرے روز کسی نے یہ کہا کہ خلیفہ کے اختیارات محدود کرنے چاہیئے۔ میں تمہارے قابو میں کب آ سکتا تھا۔ جو آج تمہارے پاس ہے اسپر تو پیشاب بھی نہیں کرتا۔ میرے دل میں اسکی عظمت ہی نہیں مجھ دنیا سے حرص ہی نہیں انجمن کے لئے قاعدے دیئے ہیں جیسے مسیح قاعدوں کے نہ تھا۔ وہ خلیفہ بھی نہیں۔

عبرت ! عبرت !! عبرت !!! اتقوا اللہ ! اتقوا اللہ !! اتقوا اللہ !!!	یہ کہنا کہ فلاں شخص کی خلافت کی تیاریاں ہیں تم ہوکیا تم کو مرتد کرکے ہلاک کر دے

جسکو تم قابل اعتراض سمجھتے ہو اگر خدا کے نزدیک یہی ہوا تو تم کیا بلا ہو حضرت مسیح موعود اولاد کے لئے کہتے ہیں یاد رہے کہ ہر ایک کی شناخت اسکے وقت میں ہوتی ہے"

میں سوال کرتا ہوں اگر تمہارے واسطے کوئی امام مقتدا جسکے ہاتھ پر بیعت ہو کچھ نہیں تو کون ہے جو تمہیں تمہاری امدادات کیوقت اپیل کر و عایس کرے اگر اسکی ضرورت نہیں تو کیا تم خوش ہو سکتے ہو کہ قادیان میں صرف کلر کوان کو دیکھ کر خوش ہو جاؤ جنکو خدا سلطنت دیتا ہے عقل بھی دیتا ہے جسکے لئے خدا مقلب القلوب کو منور کر دیتا ہے اسے عاقبت اندیشی بھی دیتا ہے خالد بن ولید عرب کے ایک کنارہ سے دوسرے کنارہ تک طواف کر گیا اسنے وہ کام کئے کہ دنیا کی تاریخ گواہی نہیں دیتی حضرت عمر خلیفہ ہو کر خالد بن ولید کو معزول کر دیتا ہے اب کسی کی طاقت نہ رہی کہ محمد رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کے وقت سے سپہ سالار عرب ہے وہ کسی سے پوچھتا نہیں اور حکم دیتا ہے خالد بن ولید معزول اسکی جگہ ابو عبیدہ بن جراح کو مقرر کر دیا

کہتے ہیں انجمن اسلئے ہے کہ سلسلہ احمدیہ کے مال کی محافظت کرے۔ مگر جب خلیفہ صاحب نہ ہونگے تو مریدوں کا سلسلہ کیا چار پانچ بوئیاں فتویا غیاث یہ کہنا کہ الوصیت میں خلیفہ کا ذکر نہیں، غلط ہے سلسلہ احمدیہ کے معنے ہی یہ ہیں کہ ایک لڑی ہے تم اسکو موقوف کرنا چاہتے ہو ایسا نہ کرو

تمنے یہ معنی کئے ہیں کہ خلیفہ لغو ہے صدر انجمن لغو ہے خلیفہ کون ہے صدر انجمن کو یہ غلطی تمہاری لئے نفع کا موجب ہو سکتی ہے اگر میرا کہنا مانو تو ایک صلاح دیتا ہوں ساری دنیا میں ایک ہی خلیفہ ہو ساری دنیا کی انجمنیں صدر انجمن کے ماتحت ہوں۔ مخدوم کے قواعد مخدوم آپ بنانے اگر شریر بدنفس گنڈہ ہوگا تو کیا خدا ہلاک کرنیکو کافی نہیں ادھر ایسا امکان ہو سکتا ہے کہ کوئی خلیفہ پاک نفس ہو تو کیا صدر انجمن احمدیہ کے ممبروں نے ٹھیکہ لیا ہوا ہے اسوقت دونوں طرف ہی خیر لشاؤ۔ کہا گیا ہے کہ یہ کسی نے روپیہ کے لئے ایسا کیا ہے اسکو تیرہ کیوں میں تمہیں سچ کہتا ہوں کہ یہ غلط ہے شیعہ اور خارجی موجود ہیں خارجی اور رافضی

قطع تعلق کرنیوالے
اکابر مجرمیھا

وَاِذَا قِیْلَ لَھُمْ اٰمِنُوْا کَمَا اٰمَنَ النَّاسُ قَالُوْا اَنُؤْمِنُ کَمَا اٰمَنَ السُّفَھَاءُ اَلَا اِنَّھُمْ ھُمُ السُّفَھَاءُ وَلٰکِنْ لَّا یَعْلَمُوْنَ ۝

قرآن شریف میں جتنے انبیاء کا ذکر ہے اُن میں سے کوئی بھی ایسا نہیں جس کو لوگوں نے بلا چون وچرا مان لیا ہو۔ حق کی مخالفت ہوتی چلی آئی ہے۔ اور جب تک دُنیا قائم ہے ہوتی چلی جائے گی۔ آدم پر فرشتوں نے اعتراض کیا۔ لیکن اللہ تعالےٰ نے اُس مسفک الدم کے سامنے سجدہ کروا کے چھوڑا ابلیس نے انکار کیا۔ بارگاہِ عالی سے دھکے ملے اور لعنت کی مار سر پر لی۔ نوح کے متبعین کو کہنے والوں نے رذیل تو کہدیا لیکن اکابر مجرمیھا کے نیچے آکر بڑوں سے چھوٹے کیے گئے اور مولا کریم نے ہمیشہ کے لیئے قانون بنا دیا اِنَّ اَکْرَمَکُمْ عِنْدَ اللّٰہِ اَتْقٰکُمْ۔ پھر ہماری سرکار کے نہ ماننے والے بھی دنیاوی وجاہت کے لحاظ سے کوئی چھوٹے آدمی نہ تھے جہالت کا باوا تو اپنے آپ کو قریش کا سردار کہتا تھا۔ لیکن نتیجہ وہی ہوا جو صادقوں کی مخالفت کا ہوتا ہے۔ بدر کے روندو انصار لڑکوں نے کام تمام کر دیا۔ چلو یہ تو دُور کے قصے ہیں۔ اپنے مسیح کا حال تو تم خود بھی اپنی آنکھوں سے دیکھ چکے ہو۔ ہزار رحمتیں ہو نور الدین پر۔ اُس سے کسی نے سوال کیا۔ کہ دیانند۔ سر سید احمد۔ مرزا صاحب تینوں نے مصلح ہونے کا دعوے کیا ہے۔ ان میں فرق کیا ہے؟ فرمایا کہ فرق یہ ہے کہ" ان میں سے صرف مرزا صاحب کی بڑے لوگوں نے مخالفت کی ہے" تو اے قوم تو اِتنے سبقوں کے بعد اب کسی بڑے آدمی کے الگ ہونے سے کیوں گھبراتی ہے خدا تعالےٰ کی قدیم سنت کو پُورا ہونے دے۔ اور راضی برضا ہو جا۔ کہ اسی میں تیرا بھلا ہے۔

ہاں اس موقعہ پر کوئی شخص اعتراض کر سکتا ہے۔ کہ جب خود حضرت خلیفۃ المسیح کی زبانی جماعت میں بڑے لوگ نہیں آئے تو کوئی بڑ کیسے بن گیا۔ تو اے نادان کا جواب یہ ہے۔ کہ اوّل تو یہ قانون نبی کی زندگی تک محدود رہتا ہے۔ اور بعد میں کچھ تو ان میں سے ہی بڑے لوگ بن جاتے ہیں۔ اور کچھ باہر سے شامل ہو جاتے ہیں۔ دوسرے یہ کہ مسیح کے ماننے کے وقت تو تمام غیر احمدیوں کے بڑے لوگوں کا سوال تھا۔ لیکن مسیح کے ایک خلیفہ کے وقت صرف احمدیوں کے بڑے لوگ شمار کیے جاویں گے۔ مجھے ہنسی آتی ہے۔ کہ بعض لوگ اپنے آپکو خود اہل الرائے کہہ کر اپنے منہ میاں مٹھو کی مثال بن رہے ہیں۔ انگریزی دانوں کا اہل الرائے کا مترادف ہونا بھی ابھی سننے میں آیا ہے۔ آج میری ایک صاحب سے خلافت کے معاملہ میں گفتگو ہو رہی تھی۔ کہنے لگا" صرف مآب (جھلاؤ کا گروہ) نے بیعت کی ہے" مجھے غصہ تو بہت آیا۔ لیکن خاموش ہو کر اپنے مولا کے حضور ہی عرض کی۔ کہ آہی ایسی باتونکا انسان کیا جواب دے۔ تو مجھے معاً کسی کی کہی ہوئی یہ آیت یاد آگئی وَاِذَا قِیْلَ لَھُمْ اٰمِنُوْا کَمَا اٰمَنَ النَّاسُ قَالُوْا اَنُؤْمِنُ کَمَا اٰمَنَ السُّفَھَاءُ اَلَا اِنَّھُمْ ھُمُ السُّفَھَاءُ وَلٰکِنْ لَّا یَعْلَمُوْنَ ۝ وہ ملنے نہ مانے۔ لیکن میری تسلی ہو گئی میں ایسی جہالت پر ہزار علم قربان کردوں۔ والسلام

خاکسار

میرزا البشیر احمد۔

ایثار کے کیا معنے ہیں

ایک دھرم کوٹی پیامی سی گالیاں دینے کے علاوہ کبھی تو پوچھتے ہیں کہ وُہ چالیس متقی کونسے ہیں جنہوں نے حضرت صاحبزادہ صاحب کی خلافت پر اتفاق کیا۔ وہ حضرت خلیفہ اوّل کی بیعت پر اتفاق کرنے والوں چالیس متقیوں کے نام بتائے اور حضرت ابوبکر کی بیعت کا معاملہ پیش نظر رکھتے ہوئے یہاں آکر خطوط دیکھے۔ کہ ایک ایک خط میں سو چالیس مومنوں کے نام نکلتے ہیں۔ اور قادیاں میں سوائے تین کے سب آپ کی خلافت پر متفق ہیں۔ کیا مسیح موعود نے چالیس مومن بھی ایسی قوت قدسیہ سے پیدا نہیں کیے۔ اور کبھی کہتے ہیں مولوی صدرالدین جیسی بے نظیر قربانی کس نے کی ہے۔ قربانی یا خدمات تو اللہ کے لیے کیجاتی ہیں۔ وہی اجر دینے والا ہے۔ ہاں اتنا ظاہر کر دینا ضروری ہے کہ جو سب کچھ چھوڑ کر قادیان میں چلے آئے۔ اور جو دن رات مسیح موعود علیہ الصلوٰۃ والسلام کے قدموں میں رہے۔ ان کے برابر اس شخص کا درجہ نہیں ہو سکتا جسے یہ نعمت نصیب نہ ہوئی ہو۔ اور پھر ظاہری طور پر بھی ہم دیکھتے ہیں۔ کہ وہ سو روپیہ کے ملازم تھے جب لاہور سے قادیان آئے۔ اور اب وہ ۲۵ روپے ماہوار پاتے ہیں۔ دُنیا کے اس فائدے کے علاوہ دین میں جو فائدہ حاصل کرنے کا موقعہ پایا ہے اُس کی قیمت اس سے بہت بڑھ کر ہے پس یہ تو صحیح ہے۔ کہ وہ ایک تعداد ہوشیار ہیڈ ماسٹر ہیں مگر یہ صحیح نہیں۔ کہ تمام دنیاوی فوائد پر لات مار دی۔ اور بے نظیر قربانی کی۔ بلکہ معمولی قربانی کا ثبوت بھی مشکل ہے۔

مُراسلہ

مندرجہ ذیل رقوم حضرت امامنا سیدنا خلیفۃ المسیح خلیفہ ثانی سلمہ اللہ تعالےٰ کی معرفت خزانہ صدر انجمن احمدیہ میں داخل ہو چکی ہیں۔ اور اُن کی رسیدات ہر ایک صاحب کی خدمت میں ارسال ہو چکی ہیں۔ ہر ایک رقم جو حضرت سیدنا خلیفۃ المسیح کی خدمت میں چندہ کی موصول ہو وہ حضور دفتر محاسب میں ارسال فرماتے ہیں۔ اور یہاں سے رسید حسب ضابطہ معطی کو ارسال کی جاتی ہے۔ غلط فہمی جو پھیلائی جاتی ہے۔ اس کے رفع کرنیکی خاطر یہ شایع کیا جاتا ہے۔ حضرت امیر المومنین کے ہاتھ پر بیعت کرنے والی جماعتیں اپنے چندے فوراً بتوسل حضرت امیر المومنین وقوم صدر انجمن میں بھیجدیں۔ رشید الدین

نام	روپے	آنے	پائی
جماعت مردان معرفت منشی محمد یوسف صاحب بخط حضرت امامنا ومرشدنا حضرت خلیفۃ المسیح ثانی	۱۵۳	۰	۶
جماعت رتل معرفت پیر برکت علی صاحب	۱۵	۰	۰
میر صاحب // مہر محمد خان	۸	۰	۰
// بھینی // مولوی عبداللہ صاحب	۲۵	۰	۰
منشی محمد حسین صاحب۔ جالندھر چھاؤنی	۴۵	۰	۶
میاں محمد یحییٰ صاحب	۱۴	۱۲	۰
مولوی غلام نبی صاحب چچا مولوی شیر علی صاحب	۵	۰	۰
نامعلوم الاسم	۲	۰	۰
جماعت گجرات	۲۵	۰	۰
// امرتسر معرفت ڈاکٹر کرم الٰہی صاحب	۵۰	۰	۰
میاں میر حسین صاحب ساکن علی پور۔ ملتان	۴۵	۰	۰
شیخ حامد علی	۱	۰	۰
جماعت دیخوان معرفت میاں محمد حسن واعظ	۱۵	۴	۰
جماعت دھرم کوٹ بگہ	۱۱	۴	۰
جماعت ڈوالہ بانگر	۱۲	۰	۰
زین العابدین	۰	۹	۰
چوہدری علی احمد خان بار ۲ چک	۲	۰	۰
جماعت اٹھوال معرفت میاں محمد حسن	۰	۸	۰
جماعت لاہور	۱۲	۰	۰
میاں محمد الدین گھمار	۵	۰	۰
منشی خیر الدین سیکھواں	۱	۰	۰
حافظ محمد ابراہیم صاحب	۰	۴	۳
محمد امین صاحب تاجر بکریاں معرفت حضرت صاحب	۱۵	۰	۰
میاں جان محمد دوکان دار	۱	۰	۰
میزان کل رقم	۴۶۴	۹	۳

لاہوری پیام پر ایک نظر

منکران خلافت پر اتمام حجّت

الفضل نے حضرت خلیفۃ المسیح کی تقریر کا جو حصہ لیا ہے وہ اسبات کے ثابت کرنے کے لئے لیا ہے کہ آپکے بعد خلیفہ ہو گا - اور وہ جماعت کا ایسا ہی مطاع ہو گا جیسے کہ آپ تھے اس تقریر میں اس مضمون کے علاوہ اور بھی بہت سی باتیں تھیں لیکن چونکہ وہ نفسِ مضمون سے تعلق نہ رکھتی تھیں اسلئے اُنھیں چھوڑ دیا گیا - اب پیام نے جن حصص کے نہ چھپنے کی شکایت کی ہے اور جن میں حضرت خلیفۃ المسیح نے لاہور کے لوگوں کا خلافت میں روک ہونے سے انکار کیا ہے - اس کا الفضل کے مضمون سے کیا تعلق تھا کہ اسے نقل کیا جاتا - مضمون تو اسبات پر تھا کہ خلیفہ ہونا چاہیئے - اور اس کے منکر گنہگار ہیں اور وہ جماعت اور انجمن کا مطاع ہے - جتنا حصہ اس مضمون کے متعلق تھا وہ لیا گیا - مگر جو حصہ کہ نقل کیا گیا - اس سے بھی اتنا ہی ثابت ہوتا ہے - کہ لاہور کے لوگ خلافت میں روک ہیں - لیکن حضرت خلیفۃ المسیح نے لاہور کے لوگوں کا نام نہیں لیا - اور لاہور کی اکثر جماعت نے بیعت کر لی - پس یہ کہنے والے کہ لاہور کے لوگ خلافت میں روک ہیں اس وقت بھی جھوٹے ہیں اور اب بھی جھوٹے ہیں - چند آدمیوں کی شرارت کا الزام ساری جماعت احمدیہ پر نہیں آسکتا - اگر چند آدمی لاہور میں اس قسم کے ہیں بھی - جنھوں نے خلافت میں روک ڈالنے کی کوشش کی ہے تو اس سے کسی کو یہ کہنے کا حق نہیں پہنچ سکتا - کہ لاہور کے لوگ خلافت میں روک ہیں ؛

اور حضرت خلیفۃ المسیح نے بھی اتنی ہی بات کا انکار کیا ہے پھر ہم کہتے ہیں کہ جب حضرت خلیفۃ المسیح نے اسی تقریر میں یہ دعوے کیا ہے کہ میں خدا کا بنایا ہوا خلیفہ ہوں - آیت استخلاف کے ماتحت میری خلافت ہے - میری بیعت سب احمدیوں پر واجب ہے میری بیعت نہ کرنے والا فاسق بلکہ ابلیس ہے - میرے بعد کا خلیفہ بھی خدا بنائے گا - اور وہ جیسا چاہے گا تم سے سلوک کرے گا اور اس تقریر کے ساتھ آپ کا یہ فرمانا کہ لاہور کے لوگوں پر بدظنی نہ کرو وہ خلافت میں روک نہیں ہیں صاف ثابت کرتا ہے کہ حضرت خلیفۃ المسیح آپ لوگوں کے خیالات بھی وہی سمجھتے تھے - جو کہ آپنے اپنی تقریر میں بیان فرمائے اگر منکرین خلافت کا عقیدہ بھی یہی تھا تو ان کا فرض تھا - کہ کھڑے ہو کر کہتے - کہ حضور! ہم ان خیالات کے مخالف ہیں اور قطعاً کسی خلافت کے قائل نہیں - آپ نے یہ غلط کہا کہ حضرت کے بعد کوئی خلیفہ ہونا چاہیئے - مسیح موعود کا خلیفہ انجمن ہی ہے - حضرت خلیفۃ المسیح کی تقریر تو صاف ثابت کر رہی ہے کہ بعض لوگ ان کے سامنے اور خیالات کا اظہار کرتے تھے - اور وہ یہی سمجھتے رہے کہ یہ لوگ خلافت کے منکر نہیں بلکہ مقر ہیں مگر افسوس کہ ان کی زبان پر کچھ اور تھا اور دل میں کچھ اور - اور نہ صرف انہوں نے جماعت میں تفرقہ ڈالا ہے بلکہ اپنے پیر کو بھی چھ سال تک دھوکہ دیتے رہے - اور جن لوگوں نے آپ کے اندرونہ کا اظہار ان پر کیا انکی نسبت بھی آپ یہی کہتے رہے کہ

بدظنی سے کام نہ لو ؛

کیا پیر اور مُریدمیں اختلاف عقاید ہو سکتا ہے ؟

پیام نے لکھا ہے کہ صاحبزادہ صاحب کا اعتقاد ہے - کہ احمدی جو غیر احمدی کو مسلمان کہتا ہے - وہ بھی ہماری بیعت میں رہ سکتا ہے - حالانکہ پیر اور مُرید میں اختلاف عقائد نہیں ہو سکتا - اور اس کی تائید میں وہ حضرۃ خلیفۃ المسیح کا ایک حوالہ نقل کرتے ہیں - ہمیں افسوس ہے کہ پیغام کے منتظم حضرت خلیفۃ المسیح سے چھ سال تک مسئلہ خلافت میں مخالفت کرتے رہے - پھر بھی وہ اپنے آپکو ان کا مُرید ظاہر کرتے ہیں - اور نہ صرف انھوں نے مخالفت ظاہر کی بلکہ ... ... ان مخالفانہ خیالات کو چھپانے کی کوشش کی - اگر ان کے خیالات خلافت کے متعلق خلیفۃ المسیح کے مخالف نہیں تھے - تو ہم مولوی محمد علی صاحب - ڈاکٹر مرزا یعقوب بیگ صاحب - شیخ رحمت اللہ صاحب - مولوی صدر الدین صاحب اور ڈاکٹر محمد حسین شاہ صاحب کو چیلنج دیتے ہیں کہ وہ لعنت اللہ علی الکاذبین کے ساتھ موکد قسم کھائیں کہ خلافت کے متعلق حضرت خلیفۃ المسیح کا یہی اعتقاد تھا کہ انجمن ہی حضرت مسیح موعود کی جانشین ہے - اور کوئی اس قسم کا خلیفہ نہیں آنا چاہیئے - جس پر جماعت کی بیعت واجب ہو - اور جو انجمن کا بھی مطاع ہو - اگر وہ اس قسم کا اعلان شائع نہ کریں - تو ہمارا حق ہو گا کہ ہم یہ سمجھ لیں کہ قوم کو دھوکہ دینے کے لئے اور تفرقہ اندازی کے لئے وہ اس قسم کی تحریریں شایع کر رہے ہیں ؛

کیا انصار اللہ کی کمیٹی مدت سے پکی ہی تھی ؟

اکبر شاہ خان کی جو شہادت بیان کی گئی ہے - اس میں خانصاحب نے یہ نہیں بتایا کہ مولوی محمد اسمٰعیل نے ان سے کہا کہ وہ فلاں شخص کی بیعت کریں یا اس کی تائید کے لئے تیار ہو جائیں - پھر سازش کا کیا مطلب - جبکہ انہوں نے کوئی نام ہی نہیں لیا - نیز جبکہ پیغام اور اس کے ہمخیال لوگ بڑے زور سے اِسبات کے پیچھے پڑے ہوئے تھے کہ کسی طرح خلافت کو اُڑا ہی دیا جائے - تو کسی ایسے آدمی کا جس نے غیر مخلصانہ طور پر خلیفۃ المسیح کے ماتحت زندگی نہ بسر کی ہو - اِسبات کی کوشش کرنا کہ خلافت کو قایم رکھا جائے کس طرح ناروا ہو سکتا ہے - پھر ہم کہتے ہیں کہ جناب اکبر نجیب آبادی کی ایک ضروری شہادت ... قابل اعتبار ہے تو اب وہ ایک خواب کی بناء پر خلیفہ کی بیعت کر چکے ہیں - پس اگر مولوی اسماعیل صاحب کے کلام سے انہوں نے کوئی سازش سمجھی تھی - تو اب بیعت کیوں کی - اور کیا اب جو وہ خواب کی بنا پر شہادت دیتے ہیں - اسے پیغام اور اس کے پیرو ماننے کے لئے تیار ہیں ؟ اگر نہیں تو پہلی شہادت بھی ان کے نزدیک قابل اعتبار نہیں ہونی چاہیئے ؛

سیّد عابد علی شاہ کو کس نے روکا

پیغام نے بار بار اسبات پر زور دیا ہے کہ انتخاب خلافت کے وقت سیّد عابد علیشاہ صاحب اور مولوی محمد علی صاحب کو تقریر سے روک دیا گیا - ہم پیغام کے بانیوں سے پوچھتے ہیں کہ سیّد عابد علی شاہ صاحب کو کس نے روکا - آیا مولوی صدر الدین صاحب و مولوی محمد علی صاحب نے یا کسی اور نے - سیّد عابد علی شاہ صاحب نے اس مجلس میں صاحبزادہ صاحب سے اجازت مانگی تھی کہ میں کچھ بیان کرنا چاہتا ہوں چنانچہ انکی اجازت سے وہ کھڑے ہوئے - مولوی سرور شاہ صاحب نے ان کو کھڑا کیا - لیکن مولوی محمد علی صاحب نے ان کو روکا کہ پہلے میں کچھ بیان کروں - اسی طرح مولوی صدر الدین صاحب نے بھی ان کو روکا - پھر یہ کہنا کیونکر درست ہو سکتا ہے کہ سیّد عابد علیشاہ صاحب کو طرفداران خلافت نے روکا تھا - حالانکہ انھوں نے نہیں بلکہ پیغام کے حامیوں نے انھیں روکا تھا اور ایسی صورت میں اگر مولوی محمد علی صاحب سے بھی وہی سلوک ہوا جو سیّد عابد علیشاہ صاحب سے انھوں نے کیا تھا - اور اسی کا برتاؤ ان سے کیا گیا - جو انھوں نے اپنے دوسرے بھائی سے جائز رکھا تھا تو انھیں اب شکوے کی گنجائش نہیں یہ بھی یاد رہے کہ سیّد عابد علی شاہ صاحب نے بیعت بھی

کرلی ہے۔ اگر وہ آپ لوگوں کی تائید میں کچھ کہنے کے لئے کھڑے ہوئے تھے تو وہ بیعت میں شامل کیوں ہوئے۔ اگر تمہارا دعوےٰ سچا ہے۔ تو سید عابد علی شاہ صاحب کی گواہی پیش کرو۔ ورنہ مولوی محمد علی صاحب اور مولوی صدرالدین صاحب خدا کی لعنت کے ساتھ مؤکد قسم کھاکر اس واقعہ سے انکار کریں ٭

کھلی چٹھی کا جواب

ایک صاحب غلام محمد نامی پیغام میں کھلی چٹھی شایع کرتے ہیں۔ اور لکھتے ہیں میں سلسلہ کے اول خدام سے ہوں اور دونو پارٹیوں سے تعلق نہیں۔ مگر ان کا مضمون پڑھنے سے ہر ایک شخص سمجھ سکتا ہے کہ وہ اس بیان میں کہاں تک صادق ہیں۔ آیا انہیں کسی پارٹی سے تعلق ہے یا نہیں ٭

کیا خلیفۂ وقت کی وجہ سے تفرقہ ہوا

وہ حضرت صاحبزادہ صاحب کو مخاطب کرکے لکھتے ہیں کہ آپکے طرز عمل کی وجہ سے احمدی قوم میں دو کیمپ بنگئے۔ جن کی طاقت ایک دوسرے کے مقابل پر خرچ ہو رہی ہے یہی اعتراض حضرت مسیح موعود پر ہوا۔ کہ آپ نے مسلمانوں میں تفرقہ ڈال دیا۔ اور انہیں دو جماعتیں بنادیں۔ اور جو قوت اور روپیہ آپ کو غیر مسلموں کے مسلمان بنانے پر خرچ کرنا چاہیئے تھا وہ اپنے مخالفوں کے خلاف صرف کردیا۔ جو جواب ان معترضین کا حضرت مسیح موعود یا جماعت احمدیہ کی طرف سے دیا گیا تھا۔ وہی جواب آپ حضرت صاحبزادہ صاحب کی طرف سے سمجھ لیں ٭

تفرقہ کا ذمہ وار کون ہے؟

تفرقہ اس شخص نے ڈالا جس نے حضرت خلیفۃ المسیح کی زندگی ہی میں خلافت کے خلاف ٹریکٹ چھپوا کر رکھ چھوڑا اور آپ کی وفات کے ساتھ تمام جماعت میں اسے پھیلا دیا۔ کیا آپ کے خیال میں جماعت کا کوئی ایسا حصہ نہیں جو خلیفہ کے بغیر کسی انجمن کی اطاعت پر آمادہ نہیں۔ اگر کوئی ایسے لوگ آپ کو معلوم ہیں تو بتایئے کہ خلافت سے جماعت میں تفرقہ ہو سکتا ہے تو کیا انجمن سے نہیں ہو سکتا؟

اگر کسی خلیفہ کا انتخاب نہ ہوتا تو بھی یقیناً یقیناً ایک حصہ بغیر خلیفہ کے رہنے سے انکار کردیتا۔ اور جلد یا بدیر کوئی خلیفہ منتخب کرلیا جاتا۔ اگر یہ ایسے لوگ جماعت میں نہیں ہیں تو باوجودیکہ

مدعیان خدمت سلسلہ

کی سرتوڑ کوششوں کے جماعت کا ایک بڑا حصہ ایک شخص کے ہاتھ پر کیونکر متحد ہو جاتا۔ اس اتحاد نے بتادیا ہے۔ کہ جماعت کا کثیر حصہ خلافت کا معتقد تھا۔

پس تفرقہ انداز وہ ہیں جنھوں نے چھ سال ایک خلیفہ کو مانکر انکی عین وفات کے وقت جماعت کو ٹکڑے ٹکڑے کرنے کی کوشش کی اور سب گناہ اسی کی گردن پر ہے ٭

حضرت مسیح موعود کے پرانے خادم کون ہیں؟

حضرت مسیح موعود ؑ کے پرانے خادموں کو جو کچھ کہا جاتا ہے اس سے ہم آگاہ نہیں۔ جیسے وہ کام کرتے ہونگے ویسے ہی انکو خطاب ملتے ہونگے۔ ۱۹۰۰ء اور اس کے قریب کے جس قدر احباب مسیح موعود کی بیعت میں داخل ہیں۔ انمیں اکثر تو خلیفۂ وقت کی بیعت کرچکے ہیں۔ ہاں اگر ان سے بعد آنیوالوں کا نام پرانے خدام ہیں تو یہ اصطلاح ہم سمجھنے سے قاصر ہیں ٭

تقریباً سب پرانے خادم بیعت کرچکے ہیں!

اب آپ اخباروں میں اعلان کرکے پوچھ سکتے ہیں کہ ۱۸۹۰-۹۱-۹۲ء میں جن لوگوں نے بیعت کی تھی۔ ان میں سے کتنوں نے خلیفۂ وقت کی بیعت کی ہے۔ اور کتنوں نے انکار کیا ہے۔ جو فہرست مسیح موعود نے ۳۱۳ آدمیوں کی شائع کی ہے۔ اسی سے آپ پتہ لگا سکتے ہیں کہ اکثر پرانے خدام بیعت میں شامل ہیں یا منکرین میں۔ ہم تو کسی کو کچھ نہیں کہتے ہر ایک کا معاملہ خدا سے ہے۔ قرآن شریف جو فتوے اکسی پر لگائے اسکے ہم منکر نہیں۔

احمدی جماعت کا پہلا اجماع خلافت پر ہوا

آپ وصیت کی طرف متوجہ فرماتے ہیں۔ وصیت کے معنے چار لاکھ احمدی جماعت نے چھ سال متواتر جو کئے ہیں۔ انکو ہم بدرجہا زیادہ صحیح سمجھتے ہیں۔ ان معانی سے جو آج چند لوگ اپنی نفسانی اغراض کے ماتحت کرتے ہیں۔

ہمیں تاریخ کوئی نظیر ایسی نہیں بتاتی کہ کسی نبی کی وفات کے ساتھ ہی تمام کی تمام جماعت نے ضلالت اور گمراہی پر اجماع کیا ہو۔ مہربانی فرماکر آپ ہمیں بتائیں کہ پچھلے چھ سالوں میں جماعت احمدیہ سوائے چند کس کے حضرت صاحب کی تعلیم کے خلاف عمل کرتی رہی ہے۔ اور اس نے حضرت صاحب کے فیصلہ کو ناقص قرار دیا ہے؟ اور ناقابل عمل سمجھا ہے۔ اگر ایسا ہی ہے تو یہ سلسلہ خدائی سلسلہ نہیں ہو سکتا۔ اور اگر جماعت کا اجماع صحیح اور درست ہے۔ اور سلسلہ احمدیہ نے چھ سال ضلالت اور گمراہی میں بسر نہیں کئے تو ہمیں آج کسی نئے معنے کی ضرورت نہیں۔ جو ہمیں صراط مستقیم سے اور طرف لیجائے ٭

خلیفۂ وقت کی خلافت کا ثبوت الوصیت سے

خلیفۂ وقت کی خلافت اس عبارت سے نہیں نکالی جاتی جس میں حضرت مسیح موعود نے لکھا ہے کہ میری ذریت سے ایک شخص روح القدس پاکر کھڑا ہوگا بلکہ خلافت کا مسئلہ الگ ہے۔ اور اس مامور کا مسئلہ الگ۔ اگر خلافت اس حوالہ سے نکالی جاتی تو خلیفہ اول کو جماعت کیوں خلیفہ مانتی۔ کیونکہ وہ ذریت میں سے نہ تھے نہ روح القدس پاکر کھڑے ہوئے تھے۔ پس خلافت اس حوالہ سے نہیں نکالی جاتی بلکہ خلافت کا ذکر وہاں ہے۔ جہاں حضرت مسیح موعود نے الوصیت میں فرمایا ہے کہ:۔

جس طرح آنحضرت صلے اللہ علیہ وسلم کے بعد آیت استخلاف کے ماتحت ابوبکر قدرت ثانیہ کا مظہر ہوا۔ اسی طرح میرے بعد بھی ہوگا اور چند وجود قدرت ثانیہ کے مظہر ہوں گے ٭

پس حضرت نے صاف فرمایا ہے کہ قدرت ثانیہ سے مراد خلافت ہے۔ اب آپ یہ تو کہہ سکتے ہیں کہ خلیفہ زید کو نہیں بلکہ بکر کو ہونا چاہیئے تھا مگر یہ نہیں کہہ سکتے کہ خلافت کا وجود ہی غلط ہے لیکن اللہ تعالے کا فضل ہے کہ اس نے آپ لوگوں کے مونھوں پر مُہر لگادی ہے۔ اور آپ بجائے خلیفہ کے تعین پر معترض ہونے کے خلافت ہی کا انکار کر رہے ہیں ٭

مسیح موعود نے صاف لکھا ہے کہ میرے بعد سلسلہ خلفاء!

باقی آپ کا یہ کہنا کہ مسیح موعود نے کیوں صاف صاف لفظ خلیفہ کا نہیں بولا کہ میرے بعد خلیفے ہوں گے۔ ہم آپ کو بتاتے ہیں کہ یہ لفظ بھی تحریر فرمایا ہے۔ اگر آپنے حضرت صاحب کی کتابیں پڑھی ہوئی ہیں۔ خصوصاً حمامۃ البشریٰ تو آپ کبھی یہ اعتراض نہ فرماتے ٭

کیا خلیفہ سے اختلاف پڑتا ہے

باقی رہا۔ یہ کہ خلیفہ کا وجود متحد رکھنے کے لئے ہوتا ہے اور صاحبزادہ صاحب کی وجہ سے تو اختلاف پڑگیا

ہے۔ یہ تو وہی اعتراض ہے کہ جو آدم سے لے کر آج تک خلفاء پر ہوتا چلا آیا ہے۔ حضرت آدم پر بھی یہی اعتراض ہوا من یفسد فیھا و یسفک الدماء پھر قرآن شریف میں اللہ تعالےٰ فرماتا ہے۔ کہ قرآن کا نزول اسلئے ہوا ہے۔ کہ لیخرجھم من الظلمٰت الی النور۔ کیا قرآن شریف نے سب لوگوں کو ظلمت سے نکال دیا۔ آخر ایک حصہ دنیا کو ظلمت سے نور کی طرف نکالا۔ خلیفہ وقت نے بھی ایک بڑا حصہ جماعت کا متحد کر دیا

آریہ سماج میں جس قسم کا اتحاد ہے۔ اس کیطرف ہمیں آنے کی ضرورت نہیں۔ ہم جانتے ہیں جس قسم کا اتحاد آریوں میں ہے ❊

انجمن کو جانشین کہنے کے کیا معنے

حضرت صاحب نے اپنی زندگی میں انجمن کو جانشین قرار دیا ہے۔ پھر کیا حضرۃ صاحب معطل ہو گئے تھے۔ اگر حضرت صاحب کے ہوتے ہوئے بھی انجمن آپ کی جانشین ہو سکتی تھی۔ تو اب خلیفہ کی موجودگی میں بھی آپ کی جانشین ہو سکتی ہے اور ہے۔ جس طرح مسیح موعود کے ماتحت وہ کام کرتی تھی اب اسے اسی رنگ میں خلیفہ کی ماتحت کام کرنا ہوگا ❊

کسی کا مثیل ہونیسے کیا مراد ہے!

یہ اعتراض کہ حضرت عمرؓ جیسے تھے آپ ویسے نہیں ہیں۔ وہ اینٹ بنا کر روٹی کماتے تھے۔ اور بیت المال سے نہیں لیتے تھے۔ اور رات کو پہرہ دیا کرتے تھے۔ مجھے ایک طرف تو آپکی تاریخ دانی پر تعجب آتا ہے۔ جناب من! حضرت عمرؓ بیت المال سے تنخواہ پاتے تھے۔ اینٹ بنا کر روٹی کمانا کہیں ثابت نہیں۔ یہ بات یا تو آپ کی لاعلمی پر دلالت کرتی ہے یا افتراء پر۔ حضرت عمرؓ جب فوت ہوتے ہیں تو بیت المال کا بہت سا قرضہ آپکے سر پر تھا۔ پھر ہم کہتے ہیں کہ حضرت مسیح موعودؑ نے اپنے آپ کو مثیل مسیح فرمایا ہے ❊

احادیث میں بھی اس کا ذکر ہے۔ قرآن شریف نے آنحضرت صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کو کما ارسلنا الی فرعون رسولاً فرما کر مثیل موسیٰ قرار دیا ہے تو کیا مسیح موعود شام میں پیدا ہوئے تھے۔ کیا آپ کی زبان بھی عبرانی تھی کیا آپ کی ماں کا نام بھی مریم تھا۔ کیا آپ کی شکل مسیح ناصری کی شکل سے ملتی تھی۔ کیا آپ بھی حکام وقت سے پناہ لینے کے لئے مصر بھاگ گئے تھے۔ کیا آپ کے ہاتھ پر بھی صرف بارہ آدمیوں نے ہدایت پائی۔ کیا آپ بھی نعوذ باللہ سولی پر لٹکائے گئے۔ کیا آپ بھی ہجرت کر کے کشمیر تشریف لے گئے۔ کیا آپ کی عمر بھی ۱۲۰ برس کی تھی۔ ہرگز نہیں اور آنحضرت صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے تو دونوں مسیحوں کا حلیہ بھی مختلف بیان فرمایا ہے۔ پھر فرمائیے کہ مثیل مسیح سے کیا مراد ہوئی۔ کیا یہی نہیں کہ جس طرح سلسلہ موسویہ کے آخری مامور مسیح ناصری تھے۔ اسی طرح سلسلہ محمدیہ کے آخری موعود تھے۔ پھر اگر خلیفہ وقت کا الہامی نام عمر ہو۔ تو تو اس کو اسی طرح خلیفہ ثانی سمجھنا جس طرح حضرت عمرؓ تھے کیوں جائز نہیں۔ اگر ان اختلافات کی وجہ سے جو آپ نے بیان فرمائے ہیں۔ ان کا مثیل عمر ہونا ناجائز ہے تو مسیح موعود کا مثیل مسیح ہونا اور بھی زیادہ ناجائز ہوگا

آپ وہ اعتراض اب ہم پر کیوں کرتے ہیں جو غیر احمدی ہم پر کرتے تھے۔ آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کی زندگی اور حضرۃ موسیٰ کی زندگی میں جو اختلاف ہیں۔ باوجود ان اختلافات کے آپ سلسلہ محمدیہ کے بانی ہونے کی حیثیت سے مثیل موسیٰ ہو گئے یا نہیں

خلیفۂ وقت کوئی تنخواہ نہیں لیتا

باقی رہی حضرت عمرؓ کے زمانکی ترقی تو اس کا فیصلہ کوئی ابھی سے کیونکر کر سکتا ہے۔ حضرت ابوبکرؓ و عمرؓ خلافت کی تنخواہ لیتے تھے۔ مگر خدا تعالیٰ کے فضل سے اس سلسلہ کے خلیفہ اوّل اور خلیفہ دوم دونوں نے منصب خلافت کی کوئی تنخواہ نہیں لی۔ اور نہ خلیفہ وقت نے آپ سے تنخواہ کا سوال کیا۔ باقی رہا آپکا یہ کہنا کہ ان کو کوئی روپیہ بیت المال سے ملتا ہے۔ سو ہم آپ کو تسلی دلاتے ہیں کہ وہ خلافت سے پہلے بھی ملتا تھا۔ اور شریعت نے اسکو ان کا حق قرار دیا ہے۔ کیا آپ فرما سکتے ہیں کہ مسیح موعود کا گذارہ کس آمد سے تھا۔ آیا بیت المال کی آمد سے یا کہیں اور سے۔ اگر بیت المال سے مسیح موعود یا اُن کے خاندان کا فایدہ اٹھانا ناجائز ہے تو سب سے پہلا اعتراض خود مسیح موعود پر آتا ہے۔ جس نے اپنی زندگی میں یہ رواج ڈالا۔ باقی ہم آپ کو بتاتے ہیں کہ آنحضرۃ صلے اللہ علیہ وآلہ وسلم کی ہر ایک بیوی کو میدان جنگ میں لڑنے والے سپہ سالار سے زیادہ تنخواہ ملتی تھی۔ مگر یہاں وہ معاملہ نہیں۔ تو پہلے آپ حضرت ابوبکرؓ و عمرؓ ازواج مطہرات اور مسیح موعود پر اعتراض کریں*۔ پھر خلیفہ وقت پر اعتراض ہوگا۔ ہم آپ کو پھر یقین دلاتے ہیں کہ زمانہ خلافت میں انہوں نے آپ کی انجمن سے کچھ طلب نہیں کیا۔ سکرٹری آپ کا ہمخیال ہے اس سے پوچھیں اور یہ تو ہم بتا ہی چکے ہیں کہ آپ کا اعتراض خاندان مسیح موعود پر نہیں بلکہ خود مسیح موعود پر پڑتا ہے ❊

خلیفۂ وقت کے گذارہ سے مقابلہ پہلے خلفاء کا

آپ لکھتے ہیں کہ حضرت ابوبکرؓ و عمرؓ کا گذارہ تو ایسا تنگ تھا۔ اور خلیفۂ وقت تو ان سے بہتر حالت میں رہتا ہے۔ بعینہٖ یہی اعتراض حضرت مسیح موعود پر کیا گیا تھا کہ آنحضرت صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم تو خالی چٹائی پر سوتے تھے۔ کئی کئی دن کے فاقے آپ کو ہو جاتے تھے۔ مہینہ مہینہ بھر آپ کے گھر میں آگ نہ جلتی تھی سُوکھی روٹی پر آپ کا گذارہ تھا۔ عمدہ کھانے آپ کبھی استعمال نہ فرماتے تھے۔ مگر آپ تو اعلےٰ درجہ کا لباس پہنتے ہیں پلاؤ اور زردہ اور قورمہ کھاتے ہیں اور سیکنڈ کلاس میں سوار ہوتے ہیں۔ مشک اور عنبر آپ کے استعمال میں رہتے ہیں۔ آپکے خاندان کے لوگ بھی آسودہ حال میں رہتے ہیں۔ اور یہ سب چندہ کا روپیہ ہی آپ پر خرچ ہوتا ہے۔ آپ آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کے خلیفہ یا جانشین کس طرح ہو سکتے ہیں پھر جس مسیح کے مثیل ہونے کے آپ مدعی ہیں اُسنے بھی روپیہ اور پیسہ رکھنے سے منع کر دیا تھا۔ اور جس طرح اسکی زندگی بسر ہوئی وہ ظاہر ہی ہے۔ آپ اُسکے مثیل بھی نہیں ہو سکتے ❊

آپ مہربانی فرماکر اس اعتراض کا جو مسیح موعود پر ہوا۔ جواب دیں۔ جو کچھ آپ جواب دیںگے وہی ہماری طرف سے سمجھ لیا جاوے ❊

انسان بڑا کیونکر بن سکتا ہے؟

باقی آپ کا یہ اعتراض کہ رسالوں میں مضمون کے لکھنے یا لکچر دینے سے کوئی انسان بڑا نہیں ہو سکتا یہ اعتراض بھی حضرت مسیح موعود پر ہوا۔ اور آپ کے مخالفوں نے کہا ہے کہ آپنے کام کونسے کئے ہیں۔ کیا چندے کے روپے سے چند کتابوں کا چھپوا دینا اور کوئی اشتہار یا ٹریکٹ یورپ میں تقسیم کروا دینا۔ یہی مسیح موعود کا کام ہونا چاہیئے تھا؟ آپکی تحریر میں یہ اعتراض پڑھ کر تعجب ہوا۔ مگر سچ ہے کہ:۔

تشابھت قلوبھم

کسی صادق پر کوئی ایسا اعتراض نہیں ہو سکتا۔ جو اس سے پہلے صادقوں پر نہ ہوا ہو ❊

* نیز صدر انجمن پر معترض ہوں ۔

اگر جمہوریت مفید تھی تو آنحضرت صلعم کے بعد کیوں قایم نہ ہوئی؟

آپ لکھتے ہیں کہ آنحضرت صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کے بعد تو خلافت اسلئے قایم ہوئی۔ کہ اس وقت اسلام نزع میں تھا اور ضرور تھا کہ ایک کامل اختیار رکھنے والا آدمی کھڑا کر دیا جائے۔ کیوں جناب! یہ مفید جمہوریت اس اختلاف عظیمہ کے وقت کیوں کام نہ آئی۔ کیوں ایک صدر انجمن محمدیہ نہ بنائی گئی۔ آپ تو فرماتے ہیں ایک کی رائے سے بہتوں کی رائے بہتر ہوتی ہے۔ پھر بہتوں کی رائے چھوڑ کر حضرت ابوبکر کا دامن کیوں پکڑا گیا۔ خطرات میں اگر ایک آدمی کا امیر بنانا مفید ہے تو زمانہ امن میں زیادہ مفید ہوگا۔ کیونکہ جب ایک خلیفہ خطرناک صورت معاملات میں انجمن سے زیادہ مفید ہے۔ تو زمانہ امن میں اس سے بدرجہ اولیٰ مفید ترین ہونا چاہیئے۔

پھر ہم کہتے ہیں کہ جب کہ ایک گروہ جماعت میں ایسا پیدا ہو گیا تھا جو کہ

خوارج کی طرح اسبات کا مدعی تھا کہ الحکم للہ والامر شوریٰ بیننا۔

(بادشاہت خدا کی ہے اور حکومت ہمارے درمیان انجمن کی ہونی چاہیئے) تو بتایئے زمانہ کہاں سے ہوا۔

خلیفہ وقت کا انکار کرتے کرتے مسیح کے منکر ہو گئے!

پھر حضرت صاحب کے پرانے خادم صاحب! خلافت کا انکار کرتے کرتے آپ مسیح موعود کا بھی انکار کر بیٹھے۔ آپ فرماتے ہیں۔

"یہ ممکن ہے۔ آپ آیت استخلاف پیش کریں۔ مگر عربی زبان سے ذرا بھی مس رکھنے والا سمجھ سکتا ہے کہ آیت کے یہ معنے ہیں کہ قوم کو جب تک انمیں متقیوں کی کثرت رہے گی بادشاہی ملتی رہے گی اور دنیا میں ان کا اقتدار و رعب و داب قایم رہے گا۔"

دوسرے معنی یہ بھی ہو سکتے ہیں کہ بعدہٗ اور مامور بھی ہوا کرینگے"۔

سنیئے حضرت مسیح موعود نے اسی الوصیت میں جس کے حوالے آپ بار بار پیش کرتے ہیں اسی آیت سے خلافت کا مفہوم نکالا ہے۔ اور اپنی ایک اور کتاب میں ان معنوں کو الہامی بتایا ہیں

مگر آپکے نزدیک تو جو ذرا بھی عربی زبان سے مس رکھنے والا ہو تو وہ اس آیت کے یہی معنے سمجھیگا کہ کسی ایک آدمی کی خلافت مراد نہیں بلکہ یہ مراد ہے کہ قوم میں بادشاہت رہے گی۔

پس آپکے نزدیک نہ تو حضرت مسیح موعود عربی زبان سے کوئی مس رکھتے تھے نہ انھیں الہام کرنیوالا الٰہی عربی زبان سے واقف تھا۔ بے شک آپ لوگوں کے ہوتے ہوئے سلسلہ احمدیہ کو کسی اور دشمن کی ضرورت نہیں۔ سلسلہ احمدیہ کی مخالفت کے لئے (خدا تعالیٰ اس کا حافظ و ناصر ہو) آپ جیسے انسان کافی ہیں۔

کیا آنحضرت صلعم کی وفات پر کل عرب جمع تھے؟

آپ نے لکھا ہے کہ آنحضرت صلعم کی وفات کے وقت اکثر مسلمان مدینہ میں جمع تھے۔ اسلیے وہاں بیرونی اصحاب کے انتظار کی ضرورت نہ تھی یہ بات آپ کی علمیت پر کافی روشنی ڈالدیتی ہے آپ اگر کوئی چھوٹی سی چھوٹی تاریخ بھی اُٹھا کر دیکھیں تو سوائے چند قبایل یہود و نصاریٰ کے کل کا کل عرب آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کے ہاتھ پر ہی اسلام لا چکا تھا۔ مکہ ایک بہت بڑا شہر ہے۔ کم از کم اہالی مکہ کے اسلام لانے کی خبر آپنے قرآن شریف میں پڑھی ہوگی (بشرطیکہ کبھی قرآن شریف کا مطالعہ آپنے فرمایا ہو) کیا سب مکہ والے مدینہ میں موجود تھے کیا سب طائف کے لوگ مدینہ میں جمع تھے۔ کیا بنو طے اور قبایل نجد مدینہ میں جمع تھے۔ کیا یمنی اپنے گھر بار چھوڑ کر مدینہ میں آگئے تھے۔ اور سب عرب ویران ہو گیا تھا۔ مکرم! مدینہ میں تو صرف وہی لوگ تھے۔ جو یا تو مدینہ کے باشندے تھے یا ہجرت کر کے مدینہ میں آگئے تھے۔ زیادہ سے زیادہ آپ جیش اسامہ کو کہیں گے۔ وہ آنحضرت صلے اللہ علیہ وسلم کی وفات کے بعد مدینہ سے باہر پڑا تھا۔ اور خلافت کے مشورے کا ان سے قطعاً کوئی استفسار نہیں کیا گیا نہ انکی رائے پوچھی گئی۔ حتے کہ حضرت علی بھی انتخاب کے وقت موجود نہ تھے۔ مہاجرین میں سے تو صرف چند اور انصار یعنی باشندگان مدینہ میں سے ایک حصہ موجود تھا۔ کیا کل عرب سقیفہ بنی ساعدہ میں جمع ہو سکتے تھے۔ خدارا ذرا غور سے کام لیں۔ آپنے لکھا ہے کہ دو ہزار کی بیعت سے ساری جماعت کی بیعت کیونکر ثابت ہو گئی۔ مکرم! اگر ابوبکر رضی اللہ عنہ کی بیعت تین آدمی کریں اور وہ خلیفہ برحق ہوں۔ تو کیوں خلیفہ وقت دو ہزار آدمی کی بیعت پر بھی خلیفہ برحق نہیں۔ اگر یہاں بعض نے مخالفت کی۔ تو ابوبکر کی ان سے زیادہ تعداد نے مخالفت کی۔ شاید آپ خلافت ابوبکر پر بھی اعتراض جڑ دیں لیکن ہم آپ کو بتائے دیتے ہیں کہ حضرت مسیح موعود نے خلافت ابوبکر کے منکرین کی نسبت سخت سے سخت الفاظ فرمائے ہیں۔

خاتمہ

جو معانی آپنے مصرعہ کے کئے ہیں انکی نسبت ہم یہی کہہ سکتے ہیں کہ آپنے نہایت جرأت سے کام لیا مہربانی فرما کر توبہ کرلیں ورنہ اختیار ہے۔

آخر میں آپ فرماتے ہیں کہ صاحبزادہ صاحب انجمن کے پریزیڈنٹ بن جائیں تو پھر خدا چاہے تو حقیقی خلافت ہی انکو نصیب ہو جائے۔ تعجب ہے کہ آپ تو خلافت کے قائل ہی نہیں۔ پھر یہ حقیقی خلافت کونسی؟ جس کی آپ امید دلاتے ہیں۔

ہم نے کسی پر کفر و فسق کا فتوے نہیں دیا

ہم نے آج تک کسی کا نام لیکر اسے کافر یا فاسق قرار نہیں دیا البتہ حضرت خلیفۃ المسیح کا فتویٰ منکران خلافت کے بارے میں عمومی رنگ میں نقل مطابق اصل چھاپا تھا۔ اگر کوئی اپنے آپ کو خواہ مخواہ اس کا مصداق بنائے تو اس کی مرضی۔

کرزن گزٹ کی غلط فہمی

کرزن گزٹ لکھتا ہے کہ مرزا غلام احمد صاحب نبی نہیں تھے۔ پس ان کی گدی انکے لڑکے کو ملنی چاہیئے۔

حضرت مرزا صاحب نبی تھے۔ اور ان کی جانشینی کا مسئلہ اسی طرح حل ہونا چاہیئے۔ جس طرح دوسرے انبیاء کی جانشینی کا مسئلہ ہوتا رہا۔

چنانچہ حضرت اقدس کی وفات کے بعد آپ کے خسر۔ داماد اور نوجوان بیٹے موجود تھے۔ مگر جانشینی ایک اور بزرگ کے سپرد ہوئی۔ کیونکہ وہی علم و فضل و تقوے میں بڑھ کر تھے۔ اور بار خلافت کے اٹھانے کے قابل۔ اسی طرح اب مولانا مولوی نور الدین کی وفات پر اُن کا بیٹا جانشین نہیں ہوا بلکہ وہ جسے خدا نے اپنے کلام میں فضل عمر اور اولوالعزم فرمایا۔ اور جو تمام جماعت میں اعلم بالقرآن۔ ہر دلعزیز اور متقی ہے۔ اگر کوئی اسکے مقابل اپنے آپ کو احق سمجھتا ہے تو وہ مقابل میں آئے۔ مولوی محمد علی صاحب کا اختلاف تو اور معنوں میں ہے۔ یعنی وہ خلافت کے قایل ہی نہیں وہ جمہوریت چاہتے ہیں۔ جو الوصیت اور صدر انجمن کے گذشتہ فیصلہ اور ان کے مطابق حضرت خلیفۃ المسیح کے فتاوے کے خلاف ہے۔ پھر کیا یہ ضروری ہے کہ نبی کا بیٹا اپنے باپ کا جانشین نہ ہو تا کہ یہ گدی نہ بنجائے۔ حالانکہ قرآن شریف میں ورث سلیمان داؤد وارد ہے اور حضرت زکریا دعا کرتے ہیں یرثنی و یرث من آل یعقوب۔

اطلاع - جن خریداران الفضل کا چندہ ماہ اپریل میں ختم ہوتا ہے۔ انکے نام اطلاعی خطوط جا رہے ہیں۔ اور ساتھ ہی اخبار وی پی